

ابن دقیق العید سے منسوب ”شرح الاربعین النوویہ“ کا تجزیاتی مطالعہ

An analytical study of “Sharh al-Arba'in al-Nawawiyyah” attributed to Ibn Daqiq al-'Id

Dr. Attaullah

Associate professor, Department of Islamic and Religious Studies,
The University of Haripur

Email: attaullahumarzai@gmail.com

Dr. Muhammad Ikramullah

Professor, Department of Islamic and Religious Studies,
The University of Haripur

Email: ikramullah@uoh.edu.pk

Muhammad Ramzan

M.Phil Scholar, Department of Islamic and Religious Studies,
The University of Haripur

Email: Ramzan_@gmail.com

Abstract

This study examines one of the famous and oldest comentry of Imam al-Nawawi's Forty Hadith “Sharh al-Arba'in al-Nawawiyyah” attributed to Ibn Daqiq al-'Id”. The writer of this comentry is Taqi al-Din Abu al-Fath Muhammad ibn Ali ibn Wahb, famously known as Ibn Daqiq al-'Id (d. 702 AH), was a scholar of eminent standing in both jurisprudence and Hadith. His scholarly personality was distinguished by the convergence of the Shafi'i and Maliki legal traditions, methodological precision, and Hadith-based reasoning. The commentary under study is attributed to him. The analysis shows that the history of commentary does not follow a simple movement from brevity to expansion. Early works already display concise juridical reasoning, structured analytical explanation, and extensive hadith and athar-based exposition.

Keywords: comentry, jurisprudence, Imam al-Nawawi, Taqi al-Din Abu al-Fath Muhammad ibn Ali ibn Wahb.

تعارف

یہ تحقیق امام نوویؒ کی اربعین کی ایک قدیم شرح کے تجزیاتی مطالعے پر مبنی ہے۔ زیر نظر تحقیق میں ان کے مصادر، قرآنی و حدیثی استدلال، لغوی توضیح، فقہی و اصولی رجحان، اعتقادی مباحث، اخلاقی و سلوکی جہات، عصری تطبیق اور اسلوب تحریر کا یکساں تجزیاتی معیار پر مطالعہ کیا گیا ہے۔

ابن دقیق العید سے منسوب شرح اس لیے اہم ہے کہ وہ مختصر فقہی-اصولی شرح کی نمائندگی کرتی ہے؛ طوفانی شرح اس لیے کہ شارح خود اپنے طریقہ بحث کو اسناد، الفاظ اور معانی میں تقسیم کرتا ہے؛ اور ابن رجب کی شرح اس لیے کہ وہ اربعین کے متن کو جوامع الکلم کی وسیع روایت، تخریج اور سلفی آثار کے ذریعے بڑھاتی ہے۔ تینوں کو ساتھ پڑھنے سے متقدم دور کے اندرونی تنوع، اختصار سے توسع تک کی حرکت اور اصول سے تربیت تک کی مختلف ترجیحات واضح ہوتی ہیں۔¹

شارح کا علمی تعارف

تقی الدین ابوالفتح محمد بن علی بن وہب، معروف بہ ابن دقیق العید (وفات ۷۰۲ھ)، فقہ و حدیث دونوں میں بلند مقام رکھنے والے عالم تھے۔ ان کی علمی شخصیت شافعی اور مالکی فقہی روایت، اصولی دقت اور حدیثی استدلال کے اتصال سے پہچانی جاتی ہے

ابن دقیق العید (625-702ھ) کا اسم گرامی قدر امام محدث فقیہ تقی الدین ابوالفتح محمد بن علی بن وہب القشیری ہے۔ فقہ و حدیث دونوں میں بلند مقام رکھنے والے عالم تھے۔ ان کی علمی شخصیت شافعی اور مالکی فقہی روایت، اصولی دقت اور حدیثی استدلال کے اتصال سے پہچانی جاتی ہے۔ آپ مصر کے جلیل القدر محدث، فقیہ، اصولی اور قاضی القضاۃ تھے۔ فقہ مالکی میں ابتدائی علوم دینیہ حاصل کیے، بعد ازاں فقہ شافعی میں امامت کا مقام حاصل کیا۔ حدیث، اصول فقہ اور فقہی استنباط میں آپ کا ملکہ و مہارت مسلم تھا، یہی وجہ ہے کہ آپ کو اپنے زمانے کے اکابر علماء میں شمار کیا جاتا ہے۔ 702ھ میں قاہرہ میں وفات پائی۔ آپ کا مزار مبارک ابن عطاء اللہ اسکندری، الکمال ابن ہمام الحنفی، ابن سید الناس اور ابن ابی حمزہ کے مزارات کے بالکل دو قدم کے فاصلہ پر ہے۔

آپ کے معروف اساتذہ: ابن عبد السلام، ابن رواج، ابن ابی الیس۔

معروف تلامذہ: شمس الدین الذہبی، تقی الدین السبکی، ابن سید الناس۔

زیر مطالعہ شرح ان کی طرف منسوب ہے؛ تاہم جدید حوالہ جاتی روایت میں اس نسبت پر سوال بھی اٹھایا گیا ہے، اس لیے اس تحقیق میں متن کو "منسوب شرح" کے طور پر برتا گیا ہے اور نسبت کو قطعی مفروضہ نہیں بنایا گیا۔

اس کے علاوہ آپ کی حدیث اور علوم حدیث سے متعلق چند اہم تصانیف یہ ہیں:

1. احکام الأحکام شرح عمدة الأحکام

2. الإمام فی معرفۃ احادیث الأحکام

3. الاقتراح فی بیان الاصطلاح — (اصطلاح حدیث)

4. شرح الإمام بأحادیث الأحکام.

5. الإمام بأحادیث الأحکام..

شرح کا مکمل تعارف

کتاب کا مشہور نام »شرح الاربعین النوویہ فی الأحادیث الصحیحۃ النبویہ« ہے اور یہی شرح کا مطبوعہ عنوان ہے۔، جو عموماً امام ابن دقین العید کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ لیکن یہاں ایک اہم تحقیقی تنبیہ ضروری ہے وہ یہ کہ موجودہ مطبوعہ نسخے ابن دقین العید کے نام سے شائع ہوئے ہیں، مگر بعض اہل علم نے اس نسبت کو درست نہیں مانا اور دلائل پیش کیے ہیں کہ یہ شرح بعد کے کسی مصنف کی ہے یا ابن دقین العید کی کتاب سے استفادہ/تلخیص کرتی ہے۔ اور اسے تقی الدین ابوالفتح محمد بن علی بن وہب، المعروف ابن دقین العید (وفات 702ھ) کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ موجودہ طبعات میں یہ نسبت اسی طرح درج ہے؛ مثلاً مؤسسۃ الریان کی ایک طباعت 1424ھ/2003ء کی ہے۔ لیکن اس نسبت پر اعتراض بھی موجود ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق:

ابن دقین العید کی معتبر سوانح اور تصانیف کی فہرستوں میں اس کتاب کا واضح ذکر نہیں ملتا۔

منسوب شرح میں بعض ایسی شخصیات/کتب سے نقل یا حوالہ پایا جاتا ہے جو ابن دقین العید کے بعد کے زمانے سے تعلق رکھتی ہیں۔

»إحكام الأحكام« میں ابن دقین العید کی اصل شرح اور اس منسوب کتاب کا تقابلی جائزہ لینے پر یہ امکان سامنے آتا ہے کہ منسوب شرح نے ابن دقین العید کے کلام سے استفادہ کیا ہو۔²

لذا علمی احتیاط یہ ہے کہ اسے "ابن دقین العید کی طرف منسوب شرح" کہا جائے، جب تک نسبت کے بارے میں قطعی تحقیق نہ ہو۔³

موجودہ معروف مطبوعہ صورت مختصر ہے اور حدیث بہ حدیث توضیح کرتی ہے۔ اس کی ساخت سے ظاہر ہوتا ہے کہ مقصد مفصل دائرۃ المعارف بنانا نہیں بلکہ مرکزی فقہی، اصولی اور اخلاقی دلالت کو نسبتاً کم الفاظ میں سامنے لانا ہے۔ متن کی علمی قدر نسبت کے مسئلے سے ختم نہیں ہوتی، مگر مصنف کی شخصیت سے اخذ کیے جانے والے نتائج میں احتیاط لازم رہتی ہے۔

شرح کی وجہ تصنیف

مقدمے میں مفصل تصنیفی قصہ موجود نہیں؛ خود شرح کی ہیئت سے معلوم ہوتا ہے کہ اربعین کے قواعدی مضامین کو تدریسی اور استنباطی زبان میں کھولنا بنیادی غرض ہے۔ وجہ تصنیف کو اسی داخلی شہادت تک محدود رکھنا علمی طور پر زیادہ محفوظ ہے، کیونکہ غیر ثابت تاریخی سبب وضع کرنا ماخذی اصول کے خلاف ہوگا۔

شرح کا منبج اور ترتیب

یہ شرح امام نووی کی الاربعین النوویہ کے احادیث کی تشریح کرتی ہے۔

اس کا بنیادی انداز یہ ہے کہ حدیث کے:

مشکل الفاظ کی وضاحت

جملوں کا مفہوم

شرعی احکام

فقہی فوائد

اصولی قواعد

اخلاقی و تربیتی نکات

مختلف علماء کے اقوال

حدیث سے مستنبط مسائل

کو نسبتاً مختصر مگر علمی انداز میں بیان کیا جائے۔ ایک جدید نسخہ کے مطابق اس شرح میں مختلف احادیث کے معنی کے بارے میں مشہور آراء پیش کی جاتی ہیں اور غیر ضروری تفریعات میں زیادہ الجھنے کے بجائے اصل معنی کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے مثال کے طور پر حدیث «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ» ہے تو ابن دقیق العید کے منہج کے مطابق شارح پہلے حدیث کے ایسے الفاظ پر توجہ دیتا ہے جن کے معنی سمجھنے کے لیے لغت یا اصطلاح کی وضاحت ضروری ہو۔ اس طرح وہ درج ذیل نکات واضح کرتے ہیں۔

الف) حدیث کے الفاظ کی تشریح

مثلاً: «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ» میں الأعمال، النیات اور إنما کے مفہوم سے متعلق اصولی بحث پیدا ہوتی ہے۔

ب) حدیث کا مرکزی مفہوم

صرف لفظی ترجمہ نہیں کیا جاتا بلکہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ: نبی ﷺ نے یہ بات کس مقصد کے لیے فرمائی؟ یعنی حدیث کے مقصد اور دلالت کو واضح کیا جاتا ہے۔

ج) فقہی استنباط

ابن دقیق العید کا علمی امتیاز ہی یہ ہے کہ وہ حدیث سے فقہی اصول اور احکام نکالنے میں خاص مہارت رکھتے تھے۔ اسی وجہ سے ان کی معروف کتاب احکام الأحکام شرح عمدة الأحکام فقہ الحدیث کے اعتبار سے بہت اہم سمجھی جاتی ہے۔ اس منہج میں یہ سوال بنیادی ہوتا ہے: حدیث سے کون سا حکم ثابت ہوتا ہے؟ اور پھر:

اس حکم کی دلیل حدیث کے کس لفظ یا جملے سے نکلتی ہے؟

یہ حدیث: «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ»

یہ حدیث شرح کے لحاظ سے نہایت اہم ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى

یعنی اعمال کا اعتبار نیتوں سے ہے، اور ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی۔

اس حدیث کا مرکزی اصول یہ ہے کہ اس حدیث سے بنیادی قاعدہ سامنے آتا ہے:

اعمال کی قدر و قیمت نیت کے اعتبار سے ہوتی ہے۔

ایک ہی ظاہری عمل دو لوگوں سے صادر ہو سکتا ہے، مگر دونوں کا شرعی اور اخروی حکم مختلف ہو سکتا ہے۔ مثلاً:

ایک شخص علم اس لیے حاصل کرتا ہے کہ اللہ اسے پسند فرمائے۔
دوسرا شہرت اور لوگوں کی تعریف کے لیے علم حاصل کرتا ہے۔
ظاہری عمل ایک ہے، مگر نیت مختلف ہے۔

نیت اور عمل کا تعلق

یہاں ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ نیت صرف ایک نفسیاتی کیفیت نہیں بلکہ شریعت میں اس کا عملی اثر ہے۔
مثلاً: نماز

ایک شخص نماز اللہ کی عبادت کے طور پر پڑھتا ہے۔
دوسرا شخص صرف لوگوں کو دکھانے کے لیے نماز پڑھتا ہے۔
دونوں کا ظاہری عمل ایک جیسا دکھائی دے سکتا ہے، مگر نیت کے فرق سے حقیقت بدل جاتی ہے۔

ہجرت کی مثال

حدیث میں ہجرت کی مثال بہت اہم ہے۔
ایک شخص اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے لیے ہجرت کرتا ہے۔
دوسرا دنیاوی فائدے یا نکاح کے مقصد سے ہجرت کرتا ہے۔
ظاہری طور پر دونوں نے ایک ہی سفر کیا:
لیکن شرعی اعتبار سے دونوں کا مقصد مختلف ہے۔
اسی لیے حدیث کے آخر میں نیت کے اعتبار سے اجر کی تعیین کی گئی ہے۔

اس شرح میں حدیث کا متن سامنے رکھ کر کلیدی فقہی یا اصولی مسئلے کی طرف براہ راست انتقال ہوتا ہے۔ پہلی حدیث پر یہ مختصر تعبیر کہ اسے دین کے مدار احادیث میں شمار کیا گیا، شارح کے قاعدہ پسند مزاج کو ظاہر کرتی ہے: جزوی الفاظ کو کلی اصول سے جوڑنا۔⁴

اس شرح کی ترتیب میں سب سے معنی خیز امر یہ ہے کہ متن سے فوراً قاعدے اور حکم کی طرف انتقال ہوتا ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ منسوب شارح حدیث کو پہلے ”قواعد شریعت“ کے ذخیرے کے طور پر پڑھتا ہے، نہ کہ صرف لغوی متن کے طور پر۔ باب سوم کے تقابل میں یہی اختصاری قاعدہ بندی اس شرح کو طونی کی باقاعدہ سہ جہتی تقسیم اور ابن رجب کے استقصائی منہج سے ممتاز کرے گی۔

آیات قرآنیہ سے استدلال کا طریقہ

قرآن سے استدلال شرح کے اندر معاون اور توضیحی کردار ادا کرتا ہے؛ آیت کو حدیث کے مفہوم کی تائید، حکم کے عموم یا اخلاقی دلالت کی وضاحت کے لیے لایا جاتا ہے۔ اسلوب یہ نہیں کہ ہر حدیث کے تحت مستقل تفسیری بحث کھڑی کی جائے، بلکہ نصوص کے باہمی تعلق سے حکم کی بنیاد مضبوط کی جائے۔⁵

احادیث اور آثار سے استدلال کا طریقہ

احادیث و آثار سے استفادہ منتخب اور مقصدی ہے۔ شارح ایسی روایات کی طرف اشارہ کرتا ہے جو زیر بحث اصل کو مزید

واضح کریں۔ یہ منہج استقصائی تخریج سے مختلف ہے؛ اس کا مرکز "فقہ الحدیث" ہے، یعنی روایت کو اس حد تک لانا جس سے حکم یا اصول کی دلالت واضح ہو۔⁶

لغوی اور نحوی مباحث کا اہتمام

لغوی و نحوی بحث ضرورت کے تابع ہے۔ مشکل لفظ یا ترکیب اگر حکم کے فہم پر اثر انداز ہو تو اس کی توضیح کی جاتی ہے، مگر لغت بذاتِ خود مستقل موضوع نہیں بنتی۔ یہ ترجیح بتاتی ہے کہ شرح کی غایت متن کی ادبی تحلیل نہیں بلکہ شرعی معنی تک رسائی ہے۔⁷

فقہی مسائل اور فقہی رجحانات

فقہی مسائل میں دقت، قیود کی رعایت اور حکم کے مناط کی تلاش نمایاں ہے۔ حدیث "لا ضرر ولا ضرار" جیسے قواعدی نصوص میں مفہوم کو مجرد اخلاقی نصیحت کے بجائے فقہی ضابطے سے جوڑا جاسکتا ہے۔ اس سے شرح کی قانونی-اصولی خواندگی سامنے آتی ہے، اگرچہ ہر مقام پر مذاہب کا مفصل تقابل نہیں ملتا۔⁸ اس شرح کی فقہی جہت کو ابنِ دقیق العید کی معروف فقہی نسبت کے ساتھ جوڑتے وقت انتسابی احتیاط ضروری ہے۔ متن کے اندر جو فیصلہ کن شواہد موجود ہیں، ان سے اتنا کہا جاسکتا ہے کہ مصنف قیود الفاظ، مناطِ حکم اور کلی ضابطے پر توجہ دیتا ہے۔ اس لیے مذہبی نسبت سے پہلے خود شرح کے استدلالی قرائن کو بنیاد بنانا زیادہ مضبوط تحقیقی طریقہ ہے۔

اصولی، اعتقادی اور تربیتی مباحث

اصولی مباحث شرح کی اندرونی ربڑھ کی ہڈی ہیں: نیت و قصد، عموم و خصوص، امر و نہی، شرط، استطاعت، ضرر اور ذمہ داری جیسے تصورات حدیثی عبارت سے استخراج پاتے ہیں۔ اعتقادی اور تربیتی پہلو موجود ہیں لیکن عموماً اسی وقت نمایاں ہوتے ہیں جب حدیث کا بنیادی مضمون ان کا تقاضا کرے۔⁹

یہاں اصولی بحث اخلاقی نتیجے کی ضد نہیں بنتی۔ نیت، استطاعت اور ضرر جیسے ابواب میں قاعدہ اسی وقت مکمل ہوتا ہے جب مکلف کی داخلی ذمہ داری بھی واضح ہو۔ چنانچہ اس شرح کا تربیتی پہلو مستقل و عطیٰ فصلوں میں نہیں بلکہ فقہی و اصولی استنباط کے اندر پوشیدہ صورت میں سامنے آتا ہے۔

اسلوبِ تحریر

اسلوب مختصر، کثیف اور علمی ہے۔ عبارت کم الفاظ میں کئی دلالات سمیٹتی ہے؛ اسی لیے مبتدی کے لیے بعض مقامات پر استاد یا حاشیے کی ضرورت پڑسکتی ہے۔ یہ اختصار شرح کی قوت بھی ہے اور تدریسی حد بھی۔¹⁰

شرح کی امتیازی خصوصیات

امتیاز یہ ہے کہ شرح حدیث کو قواعدی فقہ سے جوڑتی، غیر ضروری استطراد سے بچتی، اور معنی کے فیصلہ کن مقام پر توجہ دیتی ہے۔ اس کی علمی شخصیت "کم متن، زیادہ دلالت" کے اصول سے سمجھی جاسکتی ہے۔

شرح پر وارد ہونے والے علمی ملاحظات

اہم علمی ملاحظہ نسبت کا ہے۔ دوسرا، اختصار کی وجہ سے مصادر کی مکمل نشان دہی اور مختلف اقوال کا استقصا محدود رہتا ہے۔ تیسرا، اگر اس متن کو بلا تحقیق ابنِ دقیق العید کی قطعی تصنیف فرض کر لیا جائے تو مصنف کے منہج سے متعلق بڑے نتائج

کمزور ہو سکتے ہیں؛ اس لیے متن اور نسبت کو الگ سطحوں پر پڑھنا ضروری ہے۔

محدثین اور بعد کے علماء کے نزدیک شرح کا مقام

یہ شرح اربعین کی قدیم معروف شرح کے ضمن میں مسلسل نقل ہوتی رہی ہے، لیکن جدید محقق کے لیے اس کا اصل مقام دوہرا ہے: ایک مختصر اصولی شرح کے طور پر، اور ایک انتسابی مسئلے کی مثال کے طور پر۔ علمی قدر کا درست تعین اسی دوہری حیثیت کو تسلیم کرنے سے ہوتا ہے۔

خلاصۃ البحث:

مجموعی طور پر یہ شرح متقدم دور کے اختصاری، فقہی اور اصولی رجحان کی مؤثر نمائندگی کرتی ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اربعین کی شرح نویسی ابتدا ہی سے صرف و عظمی تشریح نہ تھی؛ اسے قواعد شریعت کے مختصر نصاب کے طور پر پڑھا جاتا تھا۔ نسبت کا مسئلہ اس نتیجے کو منسوخ نہیں کرتا، لیکن مصنفی نسبت سے متعلق ہر دعوے میں احتیاط لازم کرتا ہے۔¹¹ اس شرح کی علمی اہمیت اختصار کے باوجود اس کے انتخابی شعور میں ہے: شارح ہر ممکن بحث نہیں چھیڑتا بلکہ وہ نکتہ چتا ہے جس سے حدیث شرعی قاعدے میں تبدیل ہو سکے۔ یہی وصف اسے ایسے طالب علم کے لیے مفید بناتا ہے جو جامع الکلم سے اصول اخذ کرنے کی مشق چاہتا ہو، اگرچہ نسبت اور مصادر کی قلت اسے مستقل مرجع کے بجائے تقابلی ماخذ بناتی ہے۔ اس بحث سے دو نتائج نمایاں ہوئے: اول، منسوب شرح کا غالب مزاج اصولی و فقہی اختصار ہے؛ دوم، اس کے علمی استعمال کو انتساب کی بحث سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا اسے متقدمین کی ”مختصر قواعدی شرح“ کی نمائندہ مثال کہنا مناسب ہے، مگر ہر مصنفی نسبت کو قطعی تاریخی حقیقت کے طور پر برتنا مناسب نہیں۔

تنقیدی طور پر اس شرح کی قوت اور حد ایک ہی مقام پر جمع ہیں۔ اس کا اختصار قاعدہ جلد واضح کر دیتا ہے، مگر اسی اختصار سے تخریج، اقوال کے اختلاف اور ماخذی نسبت کی تفصیل کم ہو جاتی ہے۔ اس لیے تحقیق میں اس سے اصولی دلالت اخذ کی جاسکتی ہے، لیکن روایت، نسبت اور بین المذاہب استقصا کے لیے طوفانی اور ابن رجب جیسے مصادر کی تکمیل ضروری رہتی ہے۔



This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/).

حواشی و حوالہ جات

11 ابن دقین العید، شرح الاربعین النوویہ فی الاحادیث الصحیحۃ النبویہ، مؤسسۃ الریان، الطبعة السادسة، 1424ھ، ص: 24

الطوفی، التعمین فی شرح الاربعین، ص: 25

ابن رجب الحنبلی، جامع العلوم والحکم، ج: 1، ص: 53

2 : https://ar.wikisource.org/wiki/%D9%85%D9%84%D9%81%3A%D8%B4%D8%B1%D8%AD_%

D8%A7%D9%84%D8%A3%D8%B1%D8%A8%D8%B9%D9%8A%D9%86_%D8%A7%D9%84%D9%86%D9%88%D9%88%D9%8A%D8%A9_%D9%84%D8%A7%D8%A8%D9%86_%D8%AF%D9%82%D9%8A%D9%82_%D8%A7%D9%84%D8%B9%D9%8A%D8%AF.pdf?utm_source=chatgpt.com
3 : https://islamsyria.com/articles/%D8%B4%D8%B1%D8%AD-%D8%A7%D9%84%D8%A3%D8%B1%D8%A8%D8%B9%D9%8A%D9%86-%D8%A7%D9%84%D9%86%D9%88%D9%88%D9%8A%D8%A9-%D9%84%D9%8A%D8%B3-%D9%84%D8%A7%D8%A8%D9%86-%D8%AF%D9%82%D9%8A%D9%82-%D8%A7%D9%84%D8%B9%D9%8A%D8%AF?utm_source=chatgpt.com:

- 4الشرح المنسوب الى ابن دقيق العيد، شرح الاربعين النووية، ص: 24
- 5ابن دقيق العيد، شرح الاربعين النووية في الاحاديث الصحيحة، ص: 28
- 6الشرح المنسوب الى ابن دقيق العيد، شرح الاربعين النووية، ص: 24
- 7الشرح المنسوب الى ابن دقيق العيد، شرح الاربعين النووية، ص: 24
- 8ابن دقيق العيد، شرح الاربعين النووية في الاحاديث الصحيحة، ص: 106
- 9الشرح المنسوب الى ابن دقيق العيد، شرح الاربعين النووية، ص: 24
- 10الشرح المنسوب الى ابن دقيق العيد، شرح الاربعين النووية، ص: 24
- 11الشرح المنسوب الى ابن دقيق العيد، شرح الاربعين النووية، ص: 24